بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۵ | ۳۱ ماہ صلح ھ ۱۳۲۶ | ۷ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۳۱ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشا حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ فالحمد للہ

اعلائے کلمۃ الحق

اخبار کوثر" اشاعت ۱۴ جنوری میں جناب ضمیر الدین صاحب اٹل پوری کا ایک مقالہ زیر عنوان" دستور ساز اسمبلی کا اٹل ضابطہ" شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے اسمبلی کے عارضی صدر مسٹر سنہا کی افتتاحی تقریر پر (جس میں آپ نے امریکہ کے اٹل ضابطہ کی طرز پر ہندوستانی دستور بنانے کی اپیل کی) تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے

"مجلس کی صف اول میں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد بھی تشریف فرما تھے۔ اے کاش اسلامی پارٹی کا یہ ممبر صاحب البلاغ والبلاغ اٹھتا اور اہل مجلس کو مخاطب کر کے کہتا" میں آج سب کو چھوڑ کے تم سے ہی ایک آخری بات کہنی چاہتا ہوں۔ اور یقین کرو۔ اس کے سوا جو کچھ کہا جاتا ہے۔ اگر وہ اس بات کے لئے نہیں کہا جاتا۔ تو سب کچھ بے کار ہے۔ ..... سو یاد رکھو تمہاری زندگی کا ہر عمل بے کار ہے۔ اور تمہارے فکروں کی ہر فکر گمراہی اور ضلالت ہے۔ تمہارے لئے صرف ایک ہی راہ نجات ہے۔ اور بغیر اس کے کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ تمہارے سفر کا پہلا قدم یہ ہے توبہ کرو توبہ کرو۔ اپنی تمام قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ خدا کے آگے جھک جاؤ۔"

یہ ڈرامائی طریقہ تبلیغ حق اگرچہ علاً شاذ و نادر ہی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مگر مقالہ نگار صاحب نے مولانا موصوف سے ایسا کام لینے کی آرزو کی ہے۔ کہ جس کی نظیر اسلام میں حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم صرف نبیوں اور ان کے خلفا یا انبیا کی جماعتوں ہی میں مل سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اسمبلی میں اٹھ کر تو وہی شخص ایسی تقریر کر سکتا تھا۔ جو اسمبلی کا ممبر ہوتا۔ ورنہ ایسی جرأت کا موقعہ تو ہر دوسرے شخص کی طرح خود مقالہ نگار صاحب کو بھی حاصل ہے۔ لیکن موجودہ اسمبلی کے ایک ممبر سے جو اس طریقہ انتخاب سے منتخب ہو کر اس مقام پر پہنچا ہو۔ جو مقالہ نگار کے نزدیک سرتاسر جاہلی غیر اسلامی ہے۔ بلکہ خود اسمبلی بھی طاغوتی مشین ہی کا شاہ پرزہ ہے۔ کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی ذہنیت فوراً بدل کر اس طرح انذاری خطاب کرنے لگ جاتا۔ جو صرف ایسے ہی بشر کی خصوصیت ہوتی ہے جس کو اللہ تعالےٰ مخاطب کر کے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً

(ترجمہ مقالہ نگار صاحب موصوف) پیغمبر اسلام ہم نے تجھ کو دنیا کے آگے حق کی گواہی دینے والا۔ سعادت انسانیت کی خوشخبری پھیلانے والا اللہ کی طرف (اس کے اذن سے راقم) اس کے بندوں کو بلانے والا۔ اور دنیا کی تاریکیوں کے لئے ایک چراغ نورانی (چراغ منیر راقم) بنا کر بھیجا۔

ہم مانتے ہیں کہ جناب ابوالکلام آزاد صاحب کبھی صاحب البلاغ والبلاغ رہے ہیں۔ ہم کو آپ کے لائق خطیب اور قابل مصنف ہونے سے انکار نہیں۔ اور نہ اس سے جو ہم کہنے والے ہیں۔ ہمیں آپ کی ہتک پیش نظر ہے۔ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ خود جناب ابوالکلام آزاد صاحب بھی ہماری تائید کرینگے۔ کہ اس شان کا داعی الی الحق نہ تو جناب ابوالکلام صاحب آزاد ہو سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی غیر شعوری مجتہد۔ یہ تو اس ہستی کی شان ہے جس کو خدا نے اس کام کے لئے مامور کیا ہو۔ یا ان خلفاء کی جو خدا تعالےٰ کی رہنمائی سے اپنے پیشوا کے مقام کو تکمیل تک پہنچانے ہیں۔ ایسا خطاب انذار ایک ایسے انسان کی طرف سے جو خدا کی طرف سے مامور نہ ہو۔ یا اس سے تعلق نہ رکھتا ہو ممکن ہی نہیں خواہ وہ علم و فضل میں کتنا ہی وحید الدہر اور فرید العصر ہی کیوں نہ ہو۔

اسلام اگر خدا تعالےٰ کا پیغام ہے تو یقین رکھیئے کہ آج جبکہ اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ دنیا کو اس کا پیغام اگر کوئی از سر نو سنانا چاہتا ہے۔ تو پہلے اس کو اللہ تعالےٰ سے اپنا رشتہ قائم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہی تو ہے جس کا پیغام وہ دنیا کو دینا چاہتا ہے۔ وہی تو ہے جو اس نور کا مرکز ہے۔ اگر نور کے مرکز سے تعلق نہیں۔ تو خود کس طرح پُر نور ہو سکتا ہے۔ اور خود پُر نور نہیں تو دوسروں کو کس طرح پُر نور کر سکتا ہے۔ جس پودے کی جڑ باغ کی زمین میں پیوست ہی نہیں۔ وہ کس طرح پھول اور پھل دے سکتا ہے۔ جو شاخ درخت سے کٹ کر الگ ہو گئی ہے وہ ہری کس طرح رہ سکتی ہے۔ اور باغ کی بہار میں کس طرح شامل ہو سکتی ہے آئیے ایک ایسے انسان کی مثال پر غور کیجئے۔ جس کا روحانی تار اپنے مرکز نور سے ملا دیا گیا تھا۔ یہ شخص صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابل سے چلتا ہے۔ کس طرح قادیان پہنچ جاتا ہے۔ اور مہدی زمان مسیح دوراں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لیتا ہے بیعت سے پہلے افغانستان میں ایک خاص حیثیت کا مالک تھا امیر حبیب اللہ شاہ افغانستان کی تاجپوشی کی رسم اسی کی ہاتھ سے ادا ہوئی تھی۔ اسکی واپسی پر امیر حبیب اللہ نے قبول احمدیت کے جرم میں اسکو گرفتار کر لیتا ہے۔ ایک بھاری زنجیر اسکو پہنا دی جاتی ہے۔ اور احمدیت سے توبہ کا مطالبہ ہوتا ہے سخت اذیتیں دی جاتی ہیں۔ وانعام واکرام کا لالچ دیا جاتا ہے۔ مگر وہ خدا کا بندہ اپنے ایمان پر چٹان کی طرح قائم رہتا ہے اور اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہیں آتا۔ آخر اسکو سنگسار کر دیا جاتا ہے

ایڈیٹر محمد روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی اہم دینی درسگاہ

مدرسہ احمدیہ قادیان

۱۹۰۵ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی آپ سلسلہ کے بہت بڑے عالم اور نہایت فصیح و بلیغ مقرر تھے آپ کی آواز میں ایک ایسا اثر اور سوز ہوتا جو سامعین کو مسحور بنا دیتا۔ اسی طرح آپ کی تحریر میں بھی بہت زور تھا۔ غرض کیا تحریر اور کیا تقریر ہر دو میں آپ صاحب کمال تھے۔ ایسے جید عالم کی وفات پر جماعت کو جو صدمہ ہوا۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس کا بہت احساس ہوا۔ اور اس کے ساتھ حضور کی توجہ اس امر کی طرف مبذول ہوئی کہ جماعت میں کوئی ایسی دینی درسگاہ ہونی چاہیئے۔ جس میں ایسے علماء تیار ہوں۔ جو سلسلہ کی تبلیغ اور تربیت کے لئے مفید ہوں۔ چنانچہ اس سال کے آخر میں سالانہ جلسہ کے اجتماع میں حضور نے اس تجویز کو احباب جماعت کے سامنے رکھا۔ اور جماعت نے اس تجویز پر نہایت گرم جوشی سے لبیک کہا۔ اور اس طرح مدرسہ احمدیہ کی بنیاد قائم ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان ایام میں اس دینی مدرسہ کا اسقدر خیال تھا کہ حضور اپنی اکثر مجلسوں میں اس کا ذکر فرماتے اور دوستوں کو اس امر کی ترغیب دیتے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو سلسلہ کی اس دینی خدمت کے لئے وقف کریں چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ تیار ہونے چاہئیں جن کو واقعی دین کی خبر ہو۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکیں ..... اس جگہ طلبا کا آکر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا۔ جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے تیار ہونے چاہئیں جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں اور لوگوں کو راہ راست پر لا دیں"۔

(اخبار بدر جنوری ۱۹۰۶ء)

آج خلافت ثانیہ کے بابرکت عہد میں جماعت کی وسعت کے پیش نظر اس درسگاہ کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے اور اب جب کہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں اور اس کی بشارت کے ماتحت مجاہدین احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ رہے ہیں اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکیم کے مطابق ہر ملک میں مبلغین بھیجے جا رہے ہیں تو ایسی حالت میں ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم ان الٰہی بشارات کے پورا کرنے میں ہر طرح قربانی اور ایثار کریں۔ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

"جب تک ہماری جماعت موجودہ علمی حالت سے کئی گنا زیادہ ترقی حاصل نہیں کر لیتی۔ اس وقت تک ہمیں اور بھی زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ بڑے بڑے علماء ہماری جماعت میں ہر وقت تیار رہیں اور اتنی بڑی تعداد میں رہیں۔ کہ جماعت کو ضرورت کے وقت وہ آسانی کے ساتھ سنبھال سکیں ... اسوقت ہمیں کم سے کم اتنا تو کرنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اسجگہ جو مدرسہ عطا فرمایا ہے۔ اور جو جماعت میں علماء پیدا کرنے کا واحد ذریعہ ہے اس کی ترقی کے زیادہ سے زیادہ سامان پیدا کریں"۔ (الفضل یکم مئی ۱۹۲۶ء)

مذکورہ بالا ارشادات سے یہ امر واضح ہے کہ مدرسہ احمدیہ کو کامیاب بنانے کے لئے احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ کوشش اور سعی کرنی چاہیئے۔ اور اس زمانہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے الٰہی بشارات کے ماتحت تبلیغ کی سکیم کو جس قدر وسیع بنا دیا ہے اور آئندہ کے متعلق حضور کا اس بارہ میں جو اہم پروگرام ہے اس کی کسیقدر تفصیل آپکے ارشادات اور اخبار کے ذریعہ احباب کو معلوم ہے اور دنیا بھی اس امر کا مشاہدہ کر رہی ہے کہ اس چھوٹی سی جماعت نے اپنے امام کی زیر ہدایات کے ماتحت تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا جال بچھا دیا ہے اور کیا مشرق اور کیا مغرب۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا سب جگہ تبلیغی مشن قائم کر دیئے ہیں۔ اور آئندہ روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پس اس حالت میں احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے پورا کرنے میں حصہ دار بنیں۔ اور اپنے بچوں کو اس دینی درسگاہ میں بھیجکر خدا تعالیٰ کی برکتوں کے وارث بنیں بمشیت ایزد جل نصرت راہ مہند تا بنی ورنہ قضا آسمانت ایں بہر حالت شود پیدا

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تبرعوں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آرہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تا حال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب سے

صرف ایک استفسار

جناب مولوی محمد علی صاحب آپنے ۱۹۰۲ء میں بمقدمہ مولوی کرم الدین صاحب آف بھین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ:۔

"مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا کذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے (نقل مصدقہ مقدمہ کرم الدین بھین)

جناب مولوی صاحب! آپکے نہایت سادہ اور مختصر سا استفسار ہے کہ آپنے اس بیان میں شریعت نہ لانے والے نبیوں کے آپکا ذکر قرآن مجید میں تسلیم کر لیا ہے اب براہ مہربانی قرآن شریف کی ان آیات سے مطلع فرمائیں جن میں نئی شریعت نہ لانے والے مدعی نبوت کے مکذب کو کذاب قرار دیا گیا۔ امید ہے کہ آپ اس علم کو ظاہر فرما کر ممنون فرمائیں گے

(خاکسار ابوالعطا جالندھری)

قابل توجہ جماعتہائے سندھ

بعض جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ کے متعلق سابق پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت کی شکایت تھی کہ وہ باقاعدہ رپورٹیں نہیں بھجواتیں۔ نظارت ہذا اس لوٹ کے ذریعہ ایسی جماعتوں کو متنبہ کرتی ہے کہ اب جب کہ پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت کا نیا انتخاب ہو چکا ہے اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب اس عہدہ پر مقرر ہو چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ سستی ترک کر کے ہر قسم کی مستعدی سے کام کریں۔ اور تعاون کرتے ہوئے باقاعدہ رپورٹیں بھیجیں۔ نظارت تعلیم و تربیت ڈاکٹر صاحب کو ہدایات بھجوا رہی ہے

(ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ کائنات کے تبلیغی خطوط

فرمانروایانِ عالم کے نام

(۲)

نوٹ:۔ پہلی قسط الفضل ۲۹ جنوری میں شائع ہو چکی ہے

حضور کا دوسرا مکتوب گرامی ہرقل قیصر روم کے نام

ہرقل قیصرِ روم قسطنطنیہ کا تاجدار تھا۔ جس کی سلطنت یورپ کے ایک وسیع حصہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور ایشیا میں پورے ملک شام اور عرب و عجم کے مختلف علاقوں پر بھی اس کا پرچم اقبال لہرا رہا تھا۔ قیصر نے انہی دنوں فارس پر فتح پائی تھی۔ اس کی منت پوری کرنے کے لئے وہ پاپیادہ قسطنطنیہ سے بیت المقدس آیا ہوا تھا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے ذیل کا مکتوب لکھ کر حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ و رسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین

(ترجمہ) میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (صلعم) کا خط ہرقل شاہ روم کے نام۔ سلامتی اس پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم اسلام کو قبول کر لو گے تو سلامت رہو گے اور خدا تمہیں دوگنا اجر دے گا۔ اگر تم نے اس سے سرتابی کی تو رعایا کا وبال بھی تم پر پڑے گا۔

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ حضور سرورِ کائنات کا یہ مکتوب گرامی لے کر قیصر ہرقل کے پاس بیت المقدس گئے۔ قیصر نے خط لے کر حکم دیا۔ کہ جو عرب بھی ملے۔ اسے حاضر کیا جائے۔ بیت المقدس کے قریب ہی "غزہ" مقام پر قریش کا ایک تجارتی قافلہ اترا ہوا تھا۔ سردار قافلہ حضرت ابوسفیان رضؓ تھے۔ (جو اس وقت نورِ اسلام سے منور ہو چکے تھے) قیصر ہرقل نے اپنے شاہی مذاق کے مطابق شاندار طریق سے دربار کو آراستہ و مزین کرایا۔ اور اہل قافلہ کو طلب کیا۔ ترجمان بھی بلایا گیا۔ ہرقل نہایت دانا صاحب علم توریت و انجیل کا ماہر ہونے کے علاوہ نجوم و کہانت میں بھی یدطولےٰ رکھتا تھا۔ اس نے حضور سرورِ کائنات کے متعلق حضرت ابوسفیان رضؓ سے کئی ایک استفسارات کئے۔ جن کے نہایت معقول مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے گئے جس سے اسے حضور کی رسالت کا یقین ہو گیا۔

اس کے بعد ہرقل نے ترجمان کو بلا کر حضورؐ کا خط سنا۔

اہل عجم کا بادشاہوں کی طرف خطوط لکھتے وقت یہ دستور تھا کہ پہلے مکتوب الیہ کا نام درج کرتے۔ اور آخر میں اپنا نام لکھتے۔ لیکن رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مجوزہ طریق کے مطابق پہلے اپنا نام اور بعد میں ہرقل کا نام درج کیا تھا۔ یہ دیکھ کر قیصر کا بھائی "نیاق" بہت برہم ہوا۔ اور اس نے چاہا کہ قیصر سے خط چھین کر اسے چاک کر ڈالے۔ لیکن قیصر نے نیاق کو اس گستاخی اور دست درازی سے سختی کے ساتھ منع کیا۔ اور کہا اس شان کی تحریریں میں نے آج تک نہیں سنی۔

حضور کے خط کے متعلق قیصر کا یہ احترام سے لبریز طرزِ عمل دیکھ کر ارکان دربار سخت برافروختہ ہوئے۔ قیصر ہرقل نے حالات کی نزاکت کا جب یہ منظر دیکھا۔ تو اس نے حضرت دحیہ کلبی سے تنہائی میں گفتگو کو مصلحت وقت سمجھا۔ اور کہا آپ جس عظیم الشان انسان کا مکتوب گرامی لے کر آئے ہیں۔ وہ یقیناً خدا کے سچے رسول ہیں۔ لیکن آپ میری قوم کے انداز دیکھ رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر میں آپ کو اپنا ایک خط دیتا ہوں۔ آپ اسے "رومیہ" لے کر جائیں وہاں کا حاکم "ضغاطر" مسیحی مذہب کا بہت بڑا پیشوا ہے۔ اگر وہ حضور کی صداقت پر ایمان لے آیا۔ تو مجھے اپنی قوم کے سمجھانے میں آسانی ہوگی۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی نے ایسا ہی کیا۔ اور "رومیہ" پہنچکر "ضغاطر" کو وہ خط جا کر دیا۔ اس نے خط کو پڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی ہرقل کے پاس واپس آئے۔ ہرقل نے اپنے تمام امراء و پیشوایان مذاہب کو اکٹھا کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پیش کی۔ جس کو سنتے ہی وہ نعل در آتش ہو گئے۔ اور غیظ و غضب کا ایک طوفان امڈ آیا۔ قیصر اپنی قوم کی اس سرکشی سے اس قدر مرعوب اور خوفزدہ ہوا کہ اسے مشرف باسلام ہونے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اور اس عظیم الشان سعادت کے حصول سے محروم رہا۔ اور انجام کار یہ کمزوری اس کے لئے اس قدر بدنصیبی کا باعث بنی۔ کہ دنیا کی دولت سے بھی وہ ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس کی شاہی مملکت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوجیں بھیجیں جنہوں نے چند روز میں حارث بن ابی شمر غسانی کی حکومت کو زیر و زبر کر کے دمشق پر قبضہ کر لیا۔ اور حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں قیصر کی حکومت کا یکلخت چراغ گل ہو گیا۔

ملک نذیر احمد ریاض واقف زندگی

نئے ارض و سما

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ

مختصر تبلیغی رپورٹ

۱۸ ستمبر ۱۹۴۶ء تا ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ملک احسان اللہ صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۶۰ میل سفر طے کیا۔ ۳۰ میل پیدل سفر کر کے تبلیغ اور تربیت کے فرائض انجام دیئے۔ ایک عورت اور ایک نوجوان لڑکے نے بیعت کی۔ سولہ آدمیوں نے اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کیں۔ ایک ماہ میں ایک دفعہ لوگوں کو اسلام کی خاطر کسی زمین پر اجتماعی کام کرنے اور اس کے منافع کو مرکز میں بھیجنے کی تلقین کی۔ ایک جگہ سے امیدوار واقفین کو بلایا۔ تو وہ چھ میل پیدل سفر کر کے ملنے کے لئے آئے۔ اور واپس چھ میل پیدل گئے۔

ایک شخص نے نہایت غربت کی حالت میں ایک بکری بطور چندہ خطبہ سننے کے بعد دی۔ عورتوں کے لئے نماز کے لئے موزوں جگہ نہ ہونے پر ان کے لئے مہمانخانہ کے کمرے کو درست کروایا۔ اور نجاری۔ قلعی اور روغن کرنے کا سب کام احمدیہ سکول کے اساتذہ اور افریقن مشنری نے کیا۔ مزدوری کا کام سکول کے طلباء نے اور معماری کا کام خدام الاحمدیہ کے ممبران نے کیا۔ ان پڑھ لوگوں کے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور انگریزی کے لئے کلاس جاری کی۔ قرآن کریم اور بائیبل کی دس آیات یاد کرنے کا پروگرام خدام الاحمدیہ میں شروع کیا گیا۔ نیز تقریر کرنے کی مشق کروائی۔

چھ سات آدمیوں کو خدا کے فضل سے تہجد کی عادت ہو گئی ہے۔ نفل روزے رکھوانے۔ نمازوں میں باقاعدگی اور باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی تلقین کی۔ اکثر لوگوں نے اپنا چندہ ۱/۱۶ حصہ اپنی آمد کا دینے کا وعدہ کیا۔ اٹھارہ افراد نے اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار بطور وصیت کے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ سال میں ایک ہفتہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے کے متعلق احباب کو بتایا گیا۔ اور سب نے اس پر لبیک کہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عام بیداری پیدا ہو رہی ہے اور تحریک کرنے پر دوست قربانیوں میں ہر ممکن طریق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بابا نانک رح اور اسلام

(۱)

۸/۱۲/۴۶ لاکو خاکسار نے بعض سکھ احباب کی تحریک پر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کو مندرجہ ذیل دو مضامین پر تحریری مناظرہ کی دعوت دی۔

(۱) کیا حضرت بابا نانک صاحبؒ مسلمان تھے؟

(۲) کیا حضرت بابا نانک صاحبؒ سکھ مذہب کے بانی تھے؟

خیال تھا کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سکھ دوستوں کی ایک ذمہ وار اور دھارمک کمیٹی ہے۔ وہ ان دونوں مضامین پر تحقیق حق کو مدنظر رکھ کر تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیگی۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر حضرت بابا نانک صاحب مسلمان تھے۔ جیسا کہ ہماری تحقیق ہے کہ آپ مسلمان تھے۔ تو وہ کسی نئے مذہب کے بانی نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ کسی نئے مذہب کے بانی تھے۔ جیسا کہ ہمارے سکھ دوست ان کو سکھ مذہب کا بانی تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر ان کا اسلام سے تعلق ثابت کرنا ایک نامعلی امر ہو جائیگا۔

اس بحث کے لئے ہماری طرف سے جو ضروری شرائط پیش کی گئیں۔ ان میں سے ایک نہایت ضروری شرط یہ بھی تھی۔ کہ اس بحث کے سلسلہ میں ہر ایک امر پر حضرت بابا نانک صاحب کے اپنے مقدس کلام کی روشنی میں ہی بحث کی جائے۔ لیکن شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے دو مہینہ سے بھی زیادہ عرصہ خاموشی کے بعد ۱۰/۲/۴۶ کو خاکسار کے نام ایک چٹھی ارسال کی۔ جو خاکسار کو ۱۴/۲/۴۶ کو موصول ہوئی۔ خاکسار نے اس کا مفصل جواب ۱۰/۳/۴۶ کو بھی لکھ دیا۔ جو بذریعہ رجسٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو ارسال کر دیا گیا۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھائی ہرجیجن سنگھ صاحب گیانی نے اپنی ۲۶/۳/۴۶ کی چٹھی میں بجائے صحیح طریق اختیار کرنے کے ایک انتہائی غلط اور غیر شریفانہ طریق اختیار کیا۔ جو یقیناً یقیناً ہر ایک محقق اور شریف سکھ کے لئے افسوس کا موجب ہوگا۔ بجائے ان دونوں مضامین پر علمی اور تحقیقی رنگ میں تحریری طور پر تبادلہ خیالات کرنے کی آمادگی ظاہر کرنے کے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں تک دینے سے دریغ نہ کیا۔ خاکسار نے یہ خط و کتابت گورمکھی ٹریکٹ ۳۲ و ۳۳ میں بھی شائع کر دی۔

میری اس ۱۰/۳/۴۶ کی جوابی چٹھی کے بعد شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ایک اور ہی رنگ اختیار کر لیا۔ یعنی جس صاحب کے سپرد یہ خط و کتابت کی گئی تھی۔ شاید اس کی غیر شریفانہ روش کو دیکھ کر یا اسکی تحریر کو غیر مدلل اور غیر معقول خیال کر کے اس کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اور اب ایک اور صاحب میدان میں آئے ہیں۔ انہوں نے بھی صحیح طریق اختیار نہیں کیا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ ہماری اس دعوت کو قبول کر کے تحریری مناظرہ کے لئے آمادہ ہوتے۔ لیکن انہوں نے امرتسر کے ایک روزانہ گورمکھی اخبار میں حضرت بابا نانک صاحب اور اسلام کے نام پر تردیدی مضامین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ان مضامین کو بھی ہم سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی گئی۔ خاکسار ابھی حال ہی میں پٹیالہ گیا۔ وہاں میرے ایک سکھ دوست نے ان مضامین کا تذکرہ کیا۔

جو صاحب اب میدان میں آئے ہیں۔ وہ میرے دیرینہ دوست سردار شمشیر سنگھ صاحب اشوک ہیں۔ آپ آج کل سکھ نیشنل کالج لاہور میں ہسٹری ریسرچ سکالر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ موجودہ زمانہ کے اہل علم سکھ احباب میں سے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مضمون ان کی لائن کا نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے اس میں بہت سی غلط اور بے بنیاد باتیں بھی لکھ دی ہیں۔ انہیں پر انحصار رکھ کر بابا صاحب کے اسلام کی تردید کرنی چاہی ہے۔ حالانکہ میں جانتا ہوں۔ اور بخوبی جانتا ہوں۔ کہ ان میں اکثر باتیں ایسی ہیں۔ جن کو خود اشوک صاحب بھی صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے لیکن پھر بھی انہوں نے ان باتوں کو قلم بند کیا ہے۔ حالانکہ تحقیق کا یہ طریق ہے۔ کہ دوران بحث میں ان باتوں کو لایا جاتا ہے۔ جو اول تو فریقین کے مسلمات میں سے ہوں۔ نہیں تو کم از کم ایک فریق کے مسلمات میں سے ضرور ہوں۔ لیکن میرے دو دوان دوست اشوک صاحب نے ایسی باتیں بھی لکھنے سے دریغ نہیں کیا۔ جو نہ ان کے اپنے مسلمات میں سے ہیں۔ اور نہ ہم ان کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر بنیاد رکھ کر حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام کی تردید کرنی چاہی ہے۔

اشوک صاحب نے اپنے مضمون کی ابتدا میں ہی سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"قادیانی میرزائیوں نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ سری گورو نانک صاحب کے متعلق یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ مسلمان تھے لیکن جب محققانہ نظر سے دیکھا جائے۔ تو ان کا یہ دعویٰ سولہ آنہ غلط ثابت ہوتا ہے"

(ترجمہ از خالصہ سیوک ۲۵ دسمبر ۴۶ء صفحہ ۱)

اگر تو تحقیق کا یہی طریق ہے۔ جو کہ ہمارے دو دوان دوست اشوک صاحب نے اختیار کیا ہے۔ کہ بحث کی بنیاد ان باتوں پر رکھی جائے۔ جو فریقین کے مسلمات میں سے ہی نہ ہوں۔ تو اس طرح بابا صاحب کے اسلام کا ثابت نہ ہونا ایک طرف رہا۔ دنیا کا کوئی مسئلہ بھی ثابت نہ ہوگا۔

اشوک صاحب ہسٹری ریسرچ سکالر ہیں۔ آپ سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام کے دعویٰ کی ابتدا ہم احمدیوں کی طرف سے نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ دعویٰ ان مسلمانوں کی طرف سے کیا گیا۔ جو حضرت بابا نانک صاحب کے زمانہ کے تھے۔ یعنی جن کے سامنے حضرت بابا نانک صاحب کی زندگی بسر ہوئی تھی۔ اور وہ بابا صاحب کے اقوال اور افعال کے عینی شاہد تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ :-

آپ صاحبوں پر یہ پوشیدہ نہیں کہ یہ رائے ہماری کچھ جدید رائے نہیں۔ جس صورت میں ان روشن ضمیر بزرگوں نے اس رائے کو آخرت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ جن کے ساتھ یہ واقعات موجود تھے۔ بلکہ مسلمانوں کے دعویٰ کو قبول کیا۔ تو آپ صاحبوں کو بہر حال ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ انکار کے وقت جلدی نہ کریں۔ اور ان عالیشان بزرگوں کو یاد کریں جو آپ سے پہلے فیصلہ دے چکے ہیں۔ اور نیز آپ ان علیم بزرگوں کے بزرگ اخلاق یاد کریں۔ جنہوں نے دو عدد اور مسلمانوں کو درشتی سے جواب نہ دیا۔ اور مسلمانوں کی رائے کو رد نہ کیا ..... درحقیقت وہ دلوں میں سمجھتے تھے۔ کہ بابا صاحب کا ہندوؤں سے تو فقط یہ تعلق تھا۔ کہ وہ اس قوم سے پیدا ہوئے اور مسلمانوں سے یہ تعلقات تھے۔ کہ درحقیقت بابا صاحب اسلامی برکتوں کے وارث ہو گئے تھے۔ اور ان کا اندر اس وحدہٗ لاشریک کی معرفت سے اور سچے کرتار کی محبت سے بھر گیا تھا۔ جس کی طرف اسلام بلاتا ہے۔ اور وہ اس نبی کے مصدق تھے۔ کہ جو اسلام کی ہدایت لیکر آیا تھا۔ اس واقعی علم کی وجہ سے مسلمانوں کو رد نہ کر سکے"۔ (دست بکیل ص۱۱۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینکڑوں سال قبل مسلمانوں نے بابا صاحب کے اسلام کا دعویٰ کیا تھا۔ حضور نے صرف یہ کیا۔ کہ مسلمانوں کے اس دعویٰ کو خدا سے علم حاصل کر کے مدلل طور پر ثابت کیا۔ اور ان تمام دلائل کو جو بابا صاحب کے اسلام سے متعلق تھے۔ ایک جگہ جمع کر دیا۔ تاکہ محققین یکجائی نظر سے موازنہ کر سکیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"یہ رائے کہ بابا صاحب اپنی باطنی صفائی اور اپنی پاک زندگی کی وجہ سے مذہب اسلام کو قبول کر چکے تھے۔ صرف ہماری ہی رائے نہیں۔ بلکہ ہماری اس کتاب سے پہلے بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی یہی رائے لکھی ہے۔ اور وہ کتابیں مدت دراز سے ہماری اس تالیف سے پرفش انڈیا میں تالیف ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ میں نے بطور نمونہ پادری ہیوز کی ڈکشنری کے چند اوراق انگریزی کی اس رسالہ کے آخر میں شامل کر دئے ہیں۔ ..... سکھ صاحبان بھی اس سے بے خبر نہیں ہیں۔ اس صورت میں یہ خیال کرنا۔ کہ اس رائے میں میں ہی اکیلا ہوں۔ یا میں نے ہی پہلے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے۔ ہاں میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ تمام دلائل جو دوسروں کو نہیں مل سکے۔ اس کتاب میں اکٹھے کر کے لکھ دیئے ہیں۔" (دست بچن طبع اول صفحہ)

سکھ تاریخ اس امر پر بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ کہ جب بابا صاحب کا انتقال ہوا۔ تو اس زمانہ کے مسلمانوں نے آپ کی نعش اسلامی طریق پر دفن کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ چونکہ آپ اہل اسلام میں سے تھے۔ اس لئے ہم ان کی نعش کو دفن کریں گے۔ جیسا کہ سردار خزان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"The Mohammadans maintained that being a Mohammadan his remains should be buried according to Muslem rites" History of Sikhs P.C

یعنی مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا کہ بابا نانک صاحب مسلمان تھے۔ اس لئے ہم ان کی نعش کو اسلامی طریق پر دفن کریں گے۔

پروفیسر گوکل چند سنگھ صاحب نے لکھا ہے کہ جب حضرت بابا نانک صاحب کی وفات ہوئی تو:۔

"ان کے مسلمان سیوک کہنے لگے کہ وہ مسلمان تھے۔ ان کی نعش کو دفن کرنا چاہیئے۔" (رسالہ وفات امرتسر فروری ۱۹۳۶ء)

پروفیسر سندر سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ سی گورونانک کالج گورداسپور نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"مسلمان کہتے تھے کہ بابا جی پکے مسلمان تھے ہم ان کے جسم کو دفن کریں گے۔" (مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۶۲)

لالہ گنیا لال صاحب نے مسلمانوں کا مطالبہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:۔

"بعد وفات اس کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اس کی سخت تنازعہ برپا ہوا۔ کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ وہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن و حدیث پیغمبر کے ہیں۔ اس کو دفن کرنا چاہیئے۔ جلانا نہیں"

ایسے معقول شخص کا مسلمان ہونا ادلی ہے؟ (تاریخ پنجاب للہ گنیا لال صفحہ ایڈیشن دوم)

ان حوالہ جات کے علاوہ سکھ صاحبان کے مشہور و معروف لیڈر جناب ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے حال ہی میں اپنے ایک تازہ بیان میں اس امر کا واضح الفاظ میں اقرار کیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے بابا صاحب کی وفات کے موقعہ پر ان کے اسلام کا دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ جناب ماسٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"مسلمان کہتے تھے کہ بابا نانک مسلمان تھا۔ ہم ان کی نعش کو دفن کریں گے۔"

(ترجمہ از سنت سپاہی اگست ۱۹۴۶ء)

ایک اور سکھ دوان سیردار سردول سنگھ صاحب کویشر نے لکھا ہے کہ:۔

اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ گورو نانک صاحب کی وفات پر کسی کو پتہ نہ تھا کہ بابا صاحب کس مذہب کے پابند تھے۔ ہندو ان کو اپنے مذہب کے مطابق جلانا چاہتے تھے۔ اور مسلمان چاہتے تھے کہ شریعت کے مطابق ان کو دفن کیا جائے۔ آج بھی جو لوگ گورو صاحب کے اپدیشوں پر چلتے ہیں وہ پختہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ان کا کیا مذہب تھا؟

(کلغدار گورو صفحہ ۳۲)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ ہمارے سکھ دوست بابا صاحب کا مذہب سمجھنے سے قاصر ہیں۔ مگر جس ان تمام حوالہ جات کا خلاصہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے بابا صاحب کے اسلام کا دعویٰ آج سے سینکڑوں سال قبل کیا تھا۔ جس کا اعتراف سکھ دوان بین الفاظ میں کرتے ہیں مسلمانوں کے اس دعویٰ کے بعد بعد کے سکھ صاحبان کے تو گورو صاحبان ہو گئے ہیں۔ سکھ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ کسی بھی سکھ گورو نے مسلمانوں کے اس دعویٰ کا رد نہیں کیا۔ پس دوان دوست روشوک صاحب کسی مستند کتاب سے تو کیا کسی غیر مستند کتاب سے بھی ایسا کوئی حوالہ پیش نہیں کر سکتے کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ کسی سکھ گورو نے مسلمانوں کے اس دعویٰ کو غلط قرار دیا ہو۔ چنانچہ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اے معزز سکھ صاحبان آپ یاد رکھیں کہ یہ وہی مسلمانوں کی طرف سے مدلل دعویٰ ہے جس کی ڈگری آپ کے خدا تک بزرگ مسلمانوں کو دے چکے ہیں۔ اور ان کے حق میں اپنی قلم سے فیصلہ کر چکے ہیں۔ اب ساڑھے تین سو برس کے بعد آپ کے عذر معذرت خارج از سماعت ہیں۔ کیونکہ مقدمہ ایک بااختیار عدالت سے انفصال پا چکا ہے۔ اور وہ حکم قریباً چار سو برس تک واقعی اور صحیح مانا گیا ہے اور آج تک کوئی جرح یا حجت اس کی نسبت پیش نہیں ہوئی۔ تو کچھ شک نہیں کہ اب وہ ایک ناطق فیصلہ قرار پا گیا۔ جس کی ترمیم و تنسیخ آپ کے اختیار میں نہیں۔" (دست بچن صفحہ ۱۱۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ بابا صاحب کے اسلام کا دعویٰ کرنے والے وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے بابا صاحب کے طرز عمل کو دیکھا تھا۔ اور اپنے کانوں سے بابا صاحب کے منہ سے نکلے ہوئے شبدوں کو سنا تھا۔ ان کا یہ دعویٰ کسی سنی سنائی بات پر مبنی نہ تھا۔ حضرت بابا نانک صاحب کے اقوال اور سوانح حیات کا آپ کے بعد ہمارے سکھ بھائیوں نے جو حشر کیا وہ اشوک صاحب سے بھی پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ کس طرح ہمارے سکھ دوستوں نے شبدوں کے شبد بابا صاحب کے نام پر بنائے۔ اور واقعات کے واقعات فرضی طور پر گھڑ دیئے۔ لیکن مسلمانوں کے پاس تو یقینی اور عینی ثبوت تھے۔ اسی وجہ سے کسی سکھ گورو صاحب نے ان کا رد نہ کیا۔

مسلمان قوم مذہب کے معاملہ میں بہت سخت واقع ہوئی ہے۔ اسلام کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ مسلمانوں نے بعض معمولی سے معمولی اور چھوٹے سے چھوٹے اختلاف کی بنا پر بڑے سے بڑے عالم اور اسلام کے ہمدرد مسلمان کو کافر قرار دینے سے دریغ نہیں کیا۔ چہ جائیکہ وہ ایک غیر مسلم کو جس نے بقول موجودہ زمانہ کے سکھ صاحبان کے اسلام کی تردید کی مسلمان قرار دے۔ اور پھر اس کی نعش دفن کرنے کا مطالبہ کرتے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر حضرت بابا نانک صاحب کو مسلمان قرار دینا ایک غلط اور بے بنیاد بات ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ سکھ صاحبان کے کسی بھی گورو نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کا رد نہیں کیا۔ اور نہ اس کے خلاف کوئی آواز ہی اٹھائی۔ حالانکہ ان کی طرف سے سکھ گورو صاحبان کی دنیا میں آمد کا اصل مقصد لوگوں کے غلط اعتقادیدی اصلاح کرنا بیان کیا جاتا ہے۔ کیا ہمارے سکھ بھائی یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ ان کے دلوں میں اپنے گورو صاحبان سے بھی بڑھ کر بابا صاحب کی محبت اور عزت ہے۔

عبادللہ گیانی قادیان

فیوض روحانی کے حصول کا ذریعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ۱۸۹۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت میں فرماتے ہیں:۔

"اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں؟ حضور علیہ السلام کے ارشاد سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حضورؑ کی کتب پڑھنا کس قدر ضروری ہیں۔

حضور کی کتاب نشان آسمانی کا استان ۲۳ فروری کو یہ گا۔ تمام لجنات ہیروجات اور قاضیاں سے التماس ہے کہ وہ اعلان ملنے کے بعد فوراً امیدواروں کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں ارسال فرمائیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

امۃ اللہ خورشید سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان

چند مفید کتب

محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان عرصہ دراز سے سلسلہ کے لئے نہایت مفید لٹریچر طبع کرا رہے ہیں ذیل میں ان کی کچھ مطبوعات درج کی جاتی ہیں تاکہ ضرورت مند احباب ان سے فائدہ اٹھا سکیں

احمدی جنتری ۱۹۴۷ء ۲۔ مباحثہ دفات مسیح ۵ر۔ مباحثہ اجراء نبوت ۵ر۔ مباحثہ صداقت مسیح موعود ۲ر۔ اسلامی نماز ۲ر۔ ادعیۃ الرسول ۳ر۔ ذکر الٰہی ۲ر۔ سیرت مسیح موعود ۲ر۔ درثمین اردو ۸ر۔ پنس لوشن ۱ر۔ ہمارا رسول ۳ر۔ طریق دعا ۲ر۔ شہید مرحوم مظلوم ۲ر۔ تبلیغ کلام ۱ر۔ تحفہ لکھو ۱ر۔ انقطاع نبوت ۱ر۔ اعتراضات کفرین ۱ر۔ صداقت مسیح موعود ۱ر۔ نشانات الٰہیہ ۱ر۔ وفات مسیح ۱ر۔ کشکول تبلیغ ۱ر۔ کرشن اوتار ۱ر۔ عقائد جماعت احمدیہ ۱ر۔ قطعات رنگین فی قطعہ دو پیسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔ (دیکھو بہشتی مقبرہ)

عـ ۹۸۸۷ منکہ ڈاکٹر مزمل حسین ولد حسین علی صاحب قوم قریشی پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹلی لوہاراں شرقی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) اراضی ۲۳ گھماؤں واقعہ کوٹلی لوہاراں شرقی مع کوٹلی عیدو موضع چیلا تحصیل سیالکوٹ (۲) چاہ عدد دو کانیں واقعہ شہر سیالکوٹ (۳) زمین ۴ کنال واقعہ قادیان دارالامان (۴) ۳۰۰۰/- روپیہ بنک میں اس سب جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس وقت ۴۰/۶ روپے ماہوار تنخواہ ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہوار خدا تعالیٰ کی توفیق سے ادا کرتا رہوں گا علاوہ ازیں میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ڈاکٹر مزمل حسین ذابل ایران

گواہ شد۔ عبدالقادر قریشی ایران

گواہ شد۔ صدرالدین مولوی فاضل ایران

عـ ۹۸۸۸ منکہ مسمات بیگم زوجہ سید شفیق الحسن صاحب قوم سید عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ملی گڑھ۔ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر فی پانچ ہزار بذمہ خاوند زیور ارث طلائی ساڑھے اکیس تولے زیور چاندی ۵۰ تولے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الاہتہ۔ میمونہ بیگم موصیہ ملیگڑھ موضع بھولہ متصل ریلوے پھاٹک بریلی معرفت سید حسن بھتا ملیگڑھ یو۔ پی۔ گواہ شد۔ سید شفیق الحسن

خاوند موصیہ گواہ شد۔ مرزا نذیر علی قادیان

عـ ۹۸۸۹ منکہ محمد الدین ولد مرزا نشان صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن رائے پور ڈاکخانہ خانپور سید ان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کل زمین دس گھماؤں ہے۔ جس میں دو گھماؤں جدی ہے۔ اور آٹھ گھماؤں میری پیدا کردہ ہے۔ اس میں سے پندرہ ایک گھماؤں کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ ایک مکان عام و حویلی خام ہے جس میں میرا حق تھا حصہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ محمد الدین نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ نذیر حسین دولم ڈاکخانہ خانپور سیداں گواہ شد۔ مبارک احمد دولم

عـ ۹۸۹۰ منکہ منصور اللہ خان ولد چوہدری غلام سرور صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵ محمود پور ڈاک خانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میرا جیب خرچ دس روپے ہے میں ملازمت اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر حسب قواعد میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ منصور اللہ خان بقلم خود موصی

گواہ شد۔ ثناء اللہ خان

گواہ شد۔ عزیز احمد چوہدری

عـ ۹۸۴۵ منکہ رحمت بی بی زوجہ میاں صلاح الدین صاحب عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن بنیاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۳۲/ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ونڈیاں طلائی ۲ تولہ اور ۲۰ تولہ چوڑیاں چاندی وزنی ۶ تولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الاہتہ۔ رحمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ سید علی احمد وہباتی مبلغ سلسلہ عالیہ

گواہ شد۔ محمد عبداللہ پسر موصیہ۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

روزانہ استعمال کی چیز جیت سے پائیے۔ اور فریدہ زیب ہوتی ہے

سام ٹاپچ کی مقبولیت اسی وجہ سے ہے

Sole Distributers :-

سام روز اینڈ کمپنی قادیان

To-Day Dominion Agencies Qadian

روپ سنوار کریم چھائیوں۔ کیلوں (دھبوں سے) اور ہر قسم کے داغوں کا کامیاب علاج قیمت فی تولہ اول درجہ ۱/۱۲ دوم درجہ ۱/۸ روپیہ	رشک چمن سینٹ دلکش و مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فی تولہ اول درجہ ۱/۱۲ دوم درجہ ۱/۸ روپیہ	پیرس کولڈ کریم جلد ملائم اور خوبصورتی دیکھنے کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ ایجنٹس اور ڈیلرز کمیشن کیلئے اور بصورت خط و کتابت نمونہ مفت
حمیدیہ فارمیسی قادیان		

مکرم جناب سید بشیر احمد صاحب ٹکٹ کلکٹر دہلی جنکشن

تحریر فرماتے ہیں۔

مجھے پانچ چھ سال سے سردرد کے دورے ہوتے تھے۔ تقریباً ہفتہ ۱۰ ہفتہ یا دس دن کے بعد شدید سردرد کا دورہ ہوتا تھا۔ پہلے سردرد کی ٹکیاں اور انگریزی دوائیں استعمال کیں جن سے عارضی آرام تو ہو جاتا تھا۔ مگر مستقل آرام کی کوئی صورت نہ تھی۔ بالآخر میں نے دواخانہ نورالدین قادیان سے دوا "تریاق شقیقہ" لے کر استعمال کی۔ میں نہایت خوشی سے یہ تحریر کرتا ہوں۔ کہ میری سردرد ہمیشہ کے لئے دور ہوگئی۔ اب قریباً ایک سال سے کبھی سردرد نہیں ہوئی الحمد للہ

سید بشیر احمد ٹکٹ کلکٹر

تریاق شقیقہ خوراک ایکماہ ۸/-/۱

دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف بھی سنی ہوگی یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی دردیں ایک یا دو قطرے کھانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے معدہ کی کمزوری دور ہو بیمار کو تر و تازہ کر دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے اس میں ایک قطرہ ہاضمہ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیرنے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے غرض تمام حادہ امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اسکا زیادہ اور فوری اثر ہے قیمت بڑی شیشی سکے درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے

اکیس ۲۱ اکیس ۲۱ ہزار روپے کے دو ۲ انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالہ کا رڈ آنے پر مفت شائع کیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن

ضرورت رشتہ

ایک بیس سالہ خوش شکل نوجوان قوم جٹ باجوہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے لڑکی کم از کم میٹرک پاس عمدہ صفات سے متصف ہو احباب مندرجہ پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ (المرصحرت منیجر الفضل قادیان)

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا

سرمہ نور

رجسٹرڈ

کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔

قیمت تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ پانچ آنہ۔ (ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جاتا)

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپ کو گرویدہ بنا دیں گی

بچوں کا شربت
بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور دانت نکلنے کی تکلیف بے پیچش۔ لاغری۔ قے۔ پیچش۔ کھانسی۔ بسوکھا۔ بخار قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون میں بھی مفید ہے۔ اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا ہے اور چہرے کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

حب فولادی
سیلان اور کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی ہے۔ فولادی طاقت پیدا ہوتی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے۔ ایک بار ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ساٹھ گولی تین روپے

تریاق معدہ رجسٹرڈ
پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی۔ اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ فیشی اونس آٹھ آنے

کشتہ فولاد۔
ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا۔ عورتوں مردوں کیلئے یکساں ہی مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک انی۔ تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنہ

موتی منجن
تمام گندگی اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے قیمت فی شیشی بارہ آنے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ
اکسیر یا طاقتی اور کمزوری کو دور کر کے شہ زور اور طاقت ور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

روغن عنبری
خدا کے فضل سے بیرونی مالش سے ہی بے حس اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے فی شیشی دو روپے

اکسیر گوش
بہرہ پن۔ بہرہ پن۔ بہرہ پن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۶ء میں دو لاکھ انچاس ہزار ٹن اناج بیرونی ممالک سے ہندوستان آیا۔ اس میں سے صوبہ مدراس کو چار لاکھ استالیس ہزار ٹن، بمبئی کو چار لاکھ نو ہزار ٹن۔ بنگال کو دو لاکھ چالیس ہزار ٹن۔ اور یوپی کو ایک لاکھ چھیالیس ہزار ٹن اناج دیا گیا۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج صبح ہندوستان کی سٹرلنگ پونجی کے متعلق برطانوی وفد اور ہندوستانی حکام کے درمیان ابتدائی بات چیت شروع ہوگئی۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ حکومت ہند نے بلوچستان کے لئے مختلف اصلاحی بنجادیہ پر مشتمل ایک سکیم منظور کی ہے۔ جس پر پانچ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج صبح دالیان ریاست کی کانفرنس پھر منعقد ہوئی۔ نواب صاحب بھوپال اس کے صدر تھے۔ اس میں چانسلر کے لئے دفتر کھولنے کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔

کراچی ۳۰ جنوری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل شام کو چار گھنٹے تک جاری رہا۔ آج صبح گیارہ بجے پھر اجلاس منعقد ہوا۔ لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک بیان میں بتایا کہ اجلاس میں فساد بہار۔ ۱۶ دسمبر کے برطانوی بیان۔ ۶ جنوری کی کانگرس کی قرارداد اور پنجاب کی موجودہ صورت حالات پر عام بحث جاری رہی۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی جناح کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ پنجاب مسلم لیگ کے صدر خان صاحب سردار خان اور مسٹر ممتاز دولتانہ اور میاں افتخار الدین کو پنجاب کے حالات سے آگاہ کرنے کے لئے مسٹر جناح سے ملنے کا کام سونپا تھا لیکن وہ گرفتاری کی وجہ سے نہیں جا سکے۔ ویسے پنجاب کے لیگی لیڈروں کے ساتھ مسٹر جناح ٹیلیفون پر بات چیت کرتے رہے ہیں۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ملک عمر حیات کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آج صبح جب علی کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے حکومت پنجاب کی مذمت کرنے کی قرارداد پیش کی گئی تھی۔ لیکن وہ پاس نہ ہو سکی۔ قرارداد کے حق میں ۱۴ اور اس کے خلاف ۱۴ ووٹ دیکھے گئے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ ریاستوں کو آئینی مشورہ دینے والی کمیٹی۔ پرنسس ڈگ کمیٹی نے جو قرارداد مرتب کی تھی۔ آج دالیان ریاست کے عام اجلاس نے اسے پاس کر دیا۔ مہاراجہ الور، مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ گوالیار نے اس امر پر زور دیا کہ اس وقت دالیان ریاست کو ایک بڑے خطرے کا سامنا ہے۔ اس لئے سب کو ایک پالیسی پر عمل کرنا چاہیے اور متحد ہو جانا چاہیئے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ ہندوستانی سٹرلنگ پونجی کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے جو وفد انگلستان سے آیا ہے۔ اس کے لیڈر نے ایک بیان میں بتایا کہ مسز مت حکومت ہند سے صرف ابتدائی بات چیت اس سلسلے میں کرنا چاہتا ہے۔ امید ہے کہ یہ بات چیت دو ہفتوں تک ختم ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ حکومت امریکہ چین کی مرکزی حکومت اور کمیونسٹوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے جو کوشش کر رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ امریکی نمائندے چین سے واپس آ جائیں گے۔ چین نے امریکہ سے جو قرض طلب کیا تھا اس کے متعلق بھی مسز مت کارروائی ملتوی کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ مسٹر محمد یونس سابق وزیر اعظم بہار نے ایک بیان میں کہا۔ خان عبدالغفار خاں سے ہمیں توقع تھی کہ وہ کانگرس ہونے کی وجہ سے مسلمانان بہار کے مطالبات کانگرسی وزارت سے منوا سکیں گے۔ چنانچہ انہیں ان مطالبات سے پوری طرح آگاہ کر دیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکے ان کا دورہ محض ایک سیاسی چال ثابت ہوا ہے

دمشق ۲۹ جنوری۔ وزیر اعظم شام نے برطانوی سفیر کو آگاہ کیا ہے کہ حکومت شام اسکندرونہ اور سلیشیا کے علاقہ کو ترکی سے واپس لینے کا مطالبہ کرے گی۔ کیونکہ ان علاقوں میں دس لاکھ شامی رہتے ہیں۔ شام اس معاملہ کو اقوام متحدہ کی انجمن میں پیش کریگا۔

ملتان ۲۹ جنوری۔ نادرن ڈویژن ریلوے ملتان ڈویژن کے بیشتر سٹیشنوں پر سے ہندو پانی اور مسلمان پانی کے بورڈ ہٹا دیئے گئے ہیں۔ ان کی جگہ صرف "پینے کے پانی" کے بورڈ لگائے گئے ہیں۔

لندن ۲۹ جنوری۔ جنرل اونگ سان لیڈر برمی وفد نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ برما کی آزادی خود برمیوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے حکومت برطانیہ کے ساتھ ایک سمجھوتہ ضرور کیا ہے۔ اور میری خواہش ہے۔ کہ برمی عوام اس سمجھوتہ کو منظور کر لیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم نے آزادی حاصل کر لی ہے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس سمجھوتہ سے پُر امن طریق سے آزادی حاصل کرنے کی راہ صاف ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ چھ ماہ تک برما کی دستور ساز اسمبلی نیا آئین تیار کر لے گی۔ یہ اسمبلی برمی عوام کی جس قدر زیادہ نمائندہ ہو گی۔ اتنا ہی اس کے اختیارات بڑھ جائیں گے۔ میری خواہش ہے کہ برما برطانیہ کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات رکھے۔ گو اس کے متعلق آخری فیصلہ اسمبلی ہی کریگی

مدراس ۳۰ جنوری۔ حکومت مدراس نے ایک بل پاس کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے صوبہ کے تمام مندروں میں اچھوتوں کو داخل ہونے کی اجازت دیدی جائے گی

کراچی ۳۰ جنوری۔ کراچی کارپوریشن کے میئر نے مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ جنگ کے دوران میونسپلٹی کی آمد و رفت کی وجہ سے کارپوریشن کو جو نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے عوض ۵ لاکھ ہزار روپیہ حکومت ہند کی طرف سے دیا جائے۔

دھلی ۲۹ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے اضافات کے متعلق ایک آرڈیننس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا مقصد ایسی تقریروں کو روکنا ہے۔ جن سے مختلف فرقوں میں دشمنی اور نفرت پھیلتی ہو

کراچی ۳۰ جنوری۔ آج تین گھنٹے تک لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوتا رہا۔ کل شام کو پھر منعقد ہوگا۔ جس میں ایک قرارداد کا مسودہ زیر بحث آئیگا۔ ورکنگ کمیٹی کے کہنے پر لیگ کی کمیٹی آف ایکشن کا ایک اجلاس آج ہو رہا ہے۔ جس میں پنجاب کی موجودہ حالات کے متعلق غور کیا جائیگا

لاہور ۳۰ جنوری۔ آج کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاہور میں بھی اور صوبے کے دوسرے مقامات پر بھی متعدد مظاہرے کئے گئے اور جلوس نکالے گئے متعدد گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ لاٹھی چارج آنسو گیس اور فائرنگ بھی استعمال کی گئی۔

لاہور ۳۰ جنوری۔ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل کی گرفتاری کے متعلق ایک درخواست ہائی کورٹ میں پیش کی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ چونکہ موجودہ آرڈیننس گورنر کی منظوری کے بغیر جاری کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ ناجائز ہیں۔ اس درخواست پر ایک فل بنچ غور کرے گا۔

رنگون ۲۹ جنوری۔ رنگون کے سابقہ وزیر اعظم نے برمی وفد اور برطانیہ کے نئے سمجھوتہ پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ اور کہا ہے کہ برما کے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔ برما سے برطانیہ نے قول قول اور مبہم سے وعدے کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی برما کو ۳۵ء کے ایکٹ کو منظور کرنے پر مجبور کیا ہے۔

بیت المقدس ۲۹ جنوری۔ جس یہودی افسر کو یہودی اغوا کرنے گئے تھے۔ وہ بیت المقدس کے ایک ہسپتال میں بیماری کی حالت میں پایا گیا۔ اس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مشکل اس ہسپتال تک پہنچ سکا ہوں۔ یہودیوں نے میرے ساتھ بہت ظالمانہ سلوک کیا

دھلی ۳۰ جنوری۔ سردار عبدالرب نشتر کراچی سے دہلی روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ ٹھہری ہوا بازی کی ایک کانفرنس کی صدارت کریں گے

فوری توجہ فرمادیں

تحریک جدید کی غرض انسان کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر جان۔ مال۔ جائیداد اور عزت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار کرنا ہے۔ کیا تحریک جدید کے مالی جہاد میں آپ نے حصہ لے لیا۔ اگر نہیں۔ تو انتظار کس بات کا ہے۔ فوری توجہ فرمائیں

(برکت علی وکیل المال تحریک جدید)